جلد ۱۰ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۰۵ء | نمبر ۲۱

## مقدمۃ الجیش

### شرائط صلح کا اشتیاق

روس بہادر کی ذہنی کو خدا نے ... کرامات گئی ہوگی مگر ان ہی دم خم میں ہیں۔ جاپانی فوجیں بڑھے ... ڈالکر روسی اقبال کا بیڑا غرق کر دیا مگر زار روس کی اکڑفون بدستور ہے۔ زار کی خوش قسمتی ہے جو ... صلح کی ترغیب دی تو آپ ... فرماتے ہیں کہ ابھی صلح کے شرائط سننے کا اشتیاق ہے۔ ابھی ... اشتیاق ہی ہے ... ملتا ... تو ... ہوگی ... کا ... اور ... ملیگا۔

## ولایتی دیسی بھی کوڑھ مغز ہیں

وائسرائے بہادر کی تقریر کا کمیشن کی جو بیان کے تعلیم یافتہ ہندوستانیوں نے مخالفت کی۔ اور متعدد جلسے کرکے لارڈ کرزن بہادر کی معلومات و لیاقت پر اعتراضوں کی بوچھار کر دی انکا جواب تو بہر روانگی۔ لارڈ کرزن نے یہ دیا کہ ہندوستان کی آب و ہوا میں بیمار مغز کا مادہ نہیں ہے اسلئے یہ لارڈ کرزن بہادر کی تقریر کا خاص منشا نہیں سمجھ سکے۔ ولایت میں جو عرصہ دراز سے دیسی لوگ آباد ہیں انکا دماغ ... قابل ہو گیا ہوگا کہ لارڈ کرزن کی تقریر کا منشا وہ ... سمجھینگے اور وہ ہرگز مخالفت نہیں کرینگے مگر افسوس ہے کہ وہ بھی ایسے ہی کوڑھ مغز نکلے۔ چنانچہ ان لوگوں نے گزشتہ ماہ میں ... ایک مجلس کی اور کمیشن تقریر کی ... ہندوستانیوں نے ... برداشت ... کرنا ...

## دونوں میں ہندو بالکی تھی باز سمجھ گئے

بمبئی کے ہندوستانیوں کی جماعتوں میں کہ ایک جدید ... قدیم جماعت کا دوسرے سے مقابلہ ہوتا ہے اور مقابلہ ... کا ... ملک ... یہ کہتا ہے ... نہیں ... ہوتا ... ایک ... خراب ... اور ... نے ... ہے ... جب گیا ... کے ... ظاہر ... معلوم ہوتا ... فتح ... شکست اپنے اپنے ... پھر ... اپنے وسائل ... دوسرے ... دوسری طرف ... ترا ... خوب ... بظاہر صلح کی ... قدیم ... جماعت کا چوہدری ... میں ... ترقی کی رکاوٹ کیسے قبول کر سکتے ...

# تیغ بہادر کی دور بینی

اب چونکہ زار روس پر مصیبت ٹوٹ پڑا۔ بیڑہ غرق بھی ہوا۔ بہت سے سپاہی بھی کام آئے۔ رسوائی سی رسوائی بھی ہوئی اور سب سے بڑی مصیبت اور ناقابل برداشت سوہان روح یہ ہے کہ بھرم جاتا رہا۔ پولیٹیکل بازار میں ذرا بھی ساکھ نہ رہی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اس حالت میں روس منحوس ٹک ٹک دیدم دم نکشیدم پر عمل کرے گا۔ یا کچھ ہاتھ ہلائیگا۔ مر پڑ کر کسیطرح اپنی کسیقدر عظمت و رفعت قایم رکھنے کی فکر کرے گا۔ دونوں احتمال ہیں کہ جاپان نے اپنے نزدیک تو روس کی کمر توڑ دینے میں کسقدر تنک لگا نہیں رکھا۔ بعض پولیٹیکل کھلاڑیوں کی رائے ہے کہ روس کو اب پھر سنبھلنے کے لئے کم سے کم پانچ دس برس چاہئیں۔ یعنے ایک تو نقصان مایہ اور پھر شماتت ہمسایہ۔ صلح کی شرطوں میں خدا جانے جاپان کیا کیا مانگے۔ بہر حال اگر یہ خیال صحیح نکلا۔ تو ہماری گورنمنٹ کو بیفکری سے چین منانا چاہئے۔ اور جو یہ بات ہوئی کہ ہاتھی کی لاش بھی بھاری ہوتی ہے۔ اور سخت جان روس اگر پھر پر پرزے درست کرکے اور غالب گمان غالب ہے کہ وہ ہندوستان کا خواب پریشان دیکھیگا۔ اسی لئے کہ اب بھی روس کے پاس نو دس لاکھ باقاعدہ فوج ہے ....... تو یہ ہے کہ ظالم نے کینا اپنا رکھا چھند کر وقت پر

# ..... فوج

..... ہندوستان ..... اسٹین ۔ آسٹریا۔ ..... حفاظت کے خیال سے پانچ چھ لاکھ فوج کی ضرورت ہوگی۔ اور باقی ماندہ چار پانچ لاکھ پھر بھی بچتی ہے۔ اور اب اسکو وہ اگر جنون سر پہ سوار ہوا تو ہندوستان پر لا سکتا ہے۔

ہماری فوج کا یہ حال ہے کہ گوری فوج صرف پچہتر ہزار۔ اور کالی فوج سوا یا ڈیڑھ لاکھ۔ گویا کل دو سوا دو لاکھ فوج ہوئی۔ یہ تو باقاعدہ ہے اس کے سوا دیسی رئیسوں کی امپیریل فوج پولیس اور خواہ مخواہ کے خیرخواہ یعنے والنٹیر غرض کہ موقعپر بہت سا مصالحہ تیار ہو سکتا ہے۔ اور لندن سے صدا ہے کہ وہ کی طرح نو تیس آ سکتی ہیں۔

مگر ہم چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ ابھی سے چوکس رہے کہ موقعہ پر روس منحوس کی طرح پچھتانے کی نوبت نہ آئے کہ ہم تو ابھی تیار نہیں ہیں۔ اور پھر ہماری گورنمنٹ کے دوست ہز مجسٹی امیر روک تھام کرنے کیلئے موجود ہیں۔ یہہ بھی خیال ہوتا ہے کہ روس تاتاری ترکستان کے ترکوں۔ اور ترکمانوں کو امیر سے بھڑا دے۔ اور اپنی فوج کا نزلہ ہندوستان پر گرائے گو کچھ پروا کی بات نہیں۔ مگر ع

..... ہندوستان .....

# منچوریا نہیں تو منگولیا ہی

روس کے دماغ میں ملک گیری کا خبط اسقدر سمایا ہوا ہے کہ آگے دن اوسے یہی فکر لگی رہتی ہے کہ ایک آدھ خطۂ زمین کو ہڑپ کر جاؤں۔ جنگ چین میں تمام دول یورپ کو جہانسہ دیکے اسنے منچوریا کو ہضم کرلیا تو یورپ والوں کو کسی کی یہ ہمت نہ ہوئی کہ اس سے باز پرس کرے ٹھنڈے ہو طاقت نہ شکایت تو کی مگر اسنے سبکو اڑان گھائیاں بتائیں اور سب چپ ہو رہے۔ جاپان نے جو دیکھا کہ روس بُری طرح پاؤں پھیلا رہا ہے۔ اگر ابھی سے اسکی خبر نہ لیگئی تو آیندہ کبھی بھی ہاتھ نہ آئیگا اسلئے اوسنے ہمت کرکے اس عظیم الشان سلطنت کے مقابلہ میں خم ٹھونک ہی دیئے۔ غرضکہ اسکا نتیجہ جو ہوا وہ سارے جہان نے دیکھ لیا کہ روس کی پسپائی۔ اگر کوئی اور ہوتا تو ہمیشہ کے لئے پرانے ..... پر نظر ڈالنا چھوڑ دیتا۔ مگر اسقدر ذلت اور رسوائی اٹھانے کے بعد بھی اس کمبخت کے ہوش سید ہے نہیں ہوئے ..... نہیں اب بھی اور نہیں اور یہی ..... کہ منگولیا کی طرف جھپٹ پڑا۔ منچوریا تو جاپانیوں کے حوالے کردینا پڑیگا اسلئے اوسنے یہ ترکیب کی کہ اگر منگولیا پر قبضہ ہوگیا تو ہمارا قدم تو یہاں جما رہیگا۔ اگر قسمت نے یاوری کی تو جاپان سے پھر کبھی سمجھ لینگے پاس ہی رہینگے تو ہمیشہ اسکا خیال لگا رہیگا اور موقع بھی بآسانی مل سکیگا۔ گو کہ یہ جرأت بھی کرجاپانیوں نے تو اسکی ساری فوجکو تہس نہس کر دیا پھر اوسنے اور ملک گیری تو پھر کیا کچھ ارادہ کیا۔ اگر اسمیں ذرا بھی قوت ہوتی تو پہلے جاپانیوں ہی سے زک نہ اٹھاتا۔ مگر نہیں کو .....

## بہت مناسب رائے ہے

گورنمنٹ کو ضرور ہے کہ نجومیون کی زبان بند کر دے
کیونکہ کمبخت ایسی ایسی بیہودہ باتیں اڑاتے ہیں کہ بیچارے
بھولے بھالے ضعیف العقیدہ لوگ اونکے جال میں آکر خواہ
مخواہ پریشان ہوتے ہیں۔ منصور نامی ایک نجومی نے
جو یہ دیکھ لیا کہ آسمانی ستارہ دن کا ستارہ بن گیا
ہے کہ ایک دن ایک ذرا مصیبت اہل زمین پر
نازل ہونی ہے تو اونہون نے ضعیف العقیدہ
لوگون پر اپنا رنگ جمانے کی غرض سے یہ طریقہ اختیار
کر لیا کہ ایک آدھ پیشین گوئی بے تکی اوڑا دیتے
ہیں اور اتفاق سے اسکا کچھ ظہور ہو گیا تو منجم
صاحب کی چاندی ہے اور نہین تو جاہلون کو بہلانے
کیلئے وہ ایسی وجہ قایم کرتے ہین کہ چت بھی
اپنی پٹ بھی اپنی والا مضمون ہو جاتا ہے ہمارے
پانیر میں ایک نامہ نگار نے گورنمنٹ کو طرف
توجہ دلائی ہے کہ ان مہملا نجومیون کی خبر لینی چاہئے
اسلئے کہ انکی ادعا ضد فریبون سے لوگ منتشر ہوتے
ہین ... کے بعد سے نجومیون نے ... کی
نوبت بھی منتشر کر رکھا ہے ... کرتے ہیں کہ
فلان کتنے مین فلان مقام پر ہو بھونچال نازل ہوگا
وہان کے بد عقیدہ لوگ گھربار چھوڑ کر جنگلون
مین بھاگ جاتے ہین - اور سخت تکلیف اٹھاتے
ہین اور اب تو نجومیون کی یہانتک
ہمت بڑھ گئی ہے کہ ہمارے شہنشاہ معظم
پر بھی ہاتھ صاف کرنے سے نہین چوکتے ہاکثر
اوقات ان نجومیون نے منہ کی بھی کھائی ہے
اور انکی پیشین گوئیان فضول محض ثابت
ہوئیں مگر یہ باز نہین آتے اسکا علاج یہی
ہے کہ انہین سخت سزائین دیجائین تاکہ آیندہ یہ بھی باز
رہین اور پبلک بھی ان فضول باتون سے نجات پائے

## وہ ورشو کی شادہ چوپہ شوو کی

سرحد کے ملا ہدی نے ہماری گورنمنٹ کا جس
طرح ناکمین دم کر دیا تھا وہ محتاج بیان نہین -
اسکی زبان مین معلوم خدا نے کس جادو کا اثر دیا تھا
کہ اپنی طلاقت لسانی سے تمام سرحدیون کو اپنا
بنا دیا تھا - اور اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک زمانہ تک
ہمارے نازبردار وہ بہادرون کو سرحدی پٹھانون
سے سر ٹکرانا پڑا اور آخر یہ نتیجہ ہوا - وزراٹ
کے تین پات ہزارون جانین تباہ ہوئین لاکھون
روپیہ پانی کی طرح بہا - اور گو جسکے سر چوٹ
بہادرون نے سرحدی وحشیون کو نیچا
دکھایا مگر وہان سے خالی ہاتھ لوٹ آنا پڑا - اور
پشاور مین آکر ملا ہدی کی جان کو رو رہے
اور ہمیشہ یہ خیال تھا کہ ملا ہدی کی حیات تک
سرحدیون کا یہ سارا جوش ہے یہ کانٹا رستہ
سے نکل جائے تو ہم بڑی آسانی سے ان وحشیون
کو رام کرین - ملا ہدی تو خدا کی رحمت کو پہنچ گیا -
اور گو چند روز تک ہمارے بہادرون نے خوشخبری
پر بہت بغلین بجائین مگر اب یہ معلوم ہوا
کہ ملا صاحب بہت سا فیض اپنے چیلون کو دیکر
گئے ہین - وہ ایک تیر تو اب اونکے ہزارون مرید
اون کے قدم بقدم چلنے کو تیار ہین - انہون نے
کے مانند انہون نے بھی اب یہ طریقہ اختیار کیا ہے
کہ جگہ جگہ عیسائیون کے خلاف وعظ کرتے پھرتے
ہین اس سے سرحدیون مین ایک نیا جوش پیدا ہوا
ہے - غضب تو یہ ہے کہ ملا ہدی امیر کابل کے
مخالف تھے اور انکے مرید امیر صاحب کے بھی منظور
نظر ہین - مزہ کے وقت اونہین سرکاری
مدد کی امید ہے - اسلئے اب تو ہماری ورانڈیش
گورنمنٹ امیر صاحب سے بہت چوکنی ہو گئی ہے -

## کیون شامت آئی ہے؛

ہم تو سمجھتے ہیں کہ اب خدا نخواستہ سلطنت روم
کے دن پورے ہو گئے ہیں - اسلامی سلطنتیں جتنی
عیسائیون کے ہاتھ لگین وہ زمانہ جنگی کی برکت
اور اب یہی حال روم کا ہے جس سلطنت کو تمام
کی تمام یورپین سلطنتیں ذلیل سمجھتی ہین اور جس کے
لئے ہاتھ کو زور کر لینا ممکن ہے - اوب بھی
سلطنت کا یہ حال ہے کہ سب یورپین ڈھیلی کرنے
ہین اور بہت جلد یورپین گید ون کا نوالہ ہوا
جاہتی ہے - یورپین سلطنتین تو مدت سے اسکی
تاک مین لگی ہوئی تھیں اور جب اونہون نے
دیکھا کہ اور اسلامی سلطنتون کے مانند اسمین
بھی خانہ جنگی کی نوبت آگئی تو اونکی من مانی
مراد بر آئی - سب محض بہ نیت خیر خواہی شاہ روم
کی امداد کے لئے مستعد ہو گئے - اسلامی حکومت
کے زوال نے تمام جہان کی آنکھیں کھولدین مگر
معلوم ہوا کو والوں کی آنکھوں پر کس دیا کی پٹی
بندھی ہوئی ہے کہ باہمی تنازع کے برے نتائج
سے وہ بالکل ناواقف معلوم ہوتے ہین اور سب سے
بڑی شامت کی دلیل یہ ہے دول یورپ کے وعدون
پر بھروسہ کرکے اونہین کے ہاتھ مین اپنی قسمت
کا فیصلہ سپرد کر دیا ہے - پہلے تو ہمین یہ خیال تھا
کہ یورپ کی ہر طاقت اپنا اثر بڑھانا چاہتی ہے
اسلئے وہ آپس مین لڑ مرین گے اور قدرتی طور
پر روم کو اونکے پنجہ سے نجات ملیگی - مگر اب معلوم ہوا
کہ یہ خود سانپ کے منہ مین گھسا جاتا ہے سنتا ہون
لکھتا ہے کہ سلطان روم نے کریٹ اور ... اپنی سلطنت
کے پیچیدہ معاملات کو دول یورپ کے فیصلہ پر چھوڑ
دیا ہے اور اونہین کو سیاہ و سفید کا پورا اختیار دیدیا ہے
ابھی تک یہ نہین کہ کرنٹ پالیسی نے کیا ... ابھی نہین معلوم ہوتی

## اب روس کیا کریگا

ابتو ٹرزیو روس کی سے ڈال کا بچاؤ معلوم ہو گیا
بیڑے سب ساقط ہو گئیں۔ دم شماری کی نوبت
آگئی۔ سارے دم پر پانی پھر گیا۔ تمام امیدیں
خاک مین مل گئیں۔ بنی بنائی عمارت سلطنے کی
طرح اڑ گئی۔ بڑے بول کا سر نیچا ہوا۔ ستم
بیچارے رنگ جمایا ہوا آج تک سب کچھ تھا۔
وہ کچھ نہین۔ اور جو کچھ نہین تھا وہ سب
کچھ ہو گیا۔ پہلے تو خشکی خشکی مین لگاتے رو دیا تن
ہو رہین۔ جاپان نے خشکی مین بھی لڑنے خوب
خوب حوصلے نکالے۔ سچ پوچھیے تو خشکی
ہی مین روس کی مٹی برباد ہو گئی۔ ساری
۸۰۰ خون خاک مین مل گئی۔ تمام کھلاڑی رنگ
ہو گئے۔ شاباش اور آفرین کی آوازون
سے کان بہرے ہوگئے مگر بچا کی بلا دور
بیٹھے سے کر دنیا کی طرح ناز کہنے لگا۔ کہ اکبر
تو مارا۔ خیر سیبیریا ہم کر دیکھیے کیسی بُری گت
بناتا ہون۔ ہم لڑتے ہین بحری مار سپل خشکی
کی لڑائی ہم کیا جانین۔ سب جانتے ہی ہین
کہ خشکی مین ہمارا پانی مرتا ہے۔ کہان سینٹ
پیٹرز برگ اور کہان جاپان۔ فاصلے ہی کو
دیکھیے جی چھوٹ جاتا ہے۔ ذکر لڑنا ہماری
دوڑ بھی اور خشکی کی لڑائی کی نا تجربہ کاری
کا جاپان سے [illegible] وہ تھا یا اس پھر کو
قسمت نے اچھا موقعہ ہاتھ آیا۔ اور پھر گھر
ہی مین نفاق اور مخالفت کھلی اور خونریزی
ہو رہی ہون تبھی رہین ایسے خوب عقلون
کا و کھیین۔ ان گیدڑون کو بھلا رموز مملکت
کیا معلوم۔ سے سمجھین تو جنیو خاک ننبیرڈ
پھینک کے حیا کرو۔

## صلح ہوئی دل لگی ہوئی

صلح کس طرح کرین شکست کی تھوڑی
ذلت اور رسوائی ہوئی جو صلح کرکے منہ
کالا کرین۔ رقیبان روسیاہ انگلنڈ اور
فرانس اور جرمنی واہ مرلگا اور ادہر امریکا
تھوڑا سبھی ہان مین ہان ملانے لگے
کرانا ہی جاپان کے ہاتھون خشکی مین
بڑی خرابی ہوئی اب صلح ہی کر لینا غنیمت
اور مناسب ہے۔ ان بیہودون کو کیا
معلوم کہ یہان جان پر کیسی بنی ہے جسپر
شدنی تھی شکست ہو گئی ہو گئی۔ مگر اب
بالٹک بیڑہ جاتا ہے بچا ہی بنا کر چھوڑیگا
تو کہدیا۔ چھٹی کا دودھ اوگلوائیگا آخر
اس مچھر کی ہستی ہی کیا ہے پھونک دیکر
تو اوڑ جائے۔ تمام دنیا کی آنکھین لگی ہوئی
تھین کہ دیکھیے کیا ہتھیلی پر سرسون
جمائیگا۔ روسی اور انکے بیہودہ بچے سبھی
دعائین مانگ رہے تھے کہ خدا اس بیڑے
کو پار لگائے۔ بالٹک بیڑہ بڑی آن
بان سے بڑی شان سے نکلا۔ گویا جاپان
کو کچا ہی چبا جائیگا ہاتھ صاف کرنے اور
ہتھیارون کا زنگ چھڑانے کے لیے چند
[illegible] پر پہلے ہاتھ صاف کیا۔ وہ گوہار
ہماری مہذب گورنمنٹ کے مہذب لوگ۔
اس پاجی پن کا جواب دین۔ ابھی آبرو
پر جو حرف آیا تو غرق غرق ہو گئے۔ وہ
تو خیر [illegible] وہ تھا۔ ورنہ چلو بھر پانی
کی تلاش ہوتی۔

ہماری مصلحت شناس گورنمنٹ وقت
اور موقع کا لحاظ کرکے بات کو پی گئی۔

## خیر صاحب بیڑا پہنچا

کچھ دنون ادھر ادھر پھیر سے پھرتا۔ ایر
موقعہ تاک کر آنا چے منجدھار مین ڈرتا ہوا گھس گیا
امیر البحر ٹوگو نے آؤ دیکھا نہ تاؤ رگ دیکھی
نہ پٹھا دیکھا لبس ٹھونکنا شروع کردیا اور لڑنے بھی
نہ پائے تھے کہ پر کتر ڈالے۔ ذرا سی لڑائی اور ۲۲
جہاز غرق ہوگئے سات ہزار روسی قید ہوئے
چودہ طبق زمین کے کھل گئے۔ نارکو تو کا زرد
[illegible] رنگ زرد پڑ گیا۔ ارے میان زار زار مت
روئیے کچھ تو بالٹک بیڑہ آجکل کہان ہے۔ بھائی
کیا کہتے ہو وہ تو خواجہ خضر کی اردلی مین پہنچا
آخر وہی ہوا جو سب کہتے تھے۔ دیکھا [illegible]
پریسیڈنٹ [illegible] خدا کے لیے [illegible]
کان اینٹھے [illegible]
سے پوچھیے آخر وہ جاتا کیا ہے مجھے پرچیز
کی کچھ ضرورت نہین یہان سب [illegible] ہے۔ ایسا نہ
کہ آپ سمجھے بیٹھے رہین اور یہان فساد ہو جائے۔
اور گھر کی تو ساری [illegible] میسر ہین
اپنی گلی مین کتا بھی شیر ہوتا ہے سب کچھ مین
موجود ہے جہاز سٹیمر تارپیڈو سب وہین قریب ہین
کہین بیچنے جانا نہین۔ اور پھر ایسا وطن میرا گھر
[illegible] سے واقف۔ بہبے جنرلو نہ خدا کی مار
انہون [illegible] نام نہین لیگا۔ بھلا دشمن سے [illegible]
مین کون بیٹھے [illegible] دیکھی بھالے ڈرتا چلا جاتا ہے
بڑے جنرل کی دُم بنے ہین۔ بیوقوف اتنا نہین سمجھا
کہ جاپان نے جب سرحد کے باہر تارپیڈو کا
اتنا جال پھیلا دیا تھا تو اپنی حد مین کیا کچھ نہ کیا ہوگا
ذرا [illegible] گر جاپان [illegible] بیوقوف
جا نکلو۔ [illegible]

[illegible]

م بہت کچھ ذلت و رسوائی ہوئی مگر عوام کا خیال ہے اصل مین وہ مجبور تھے کچھ بھی نہین ہوا۔ مد نظر ان سے کہا ہے کہ روس کی حرمت کا مرد کے ہاتھ مین یا بخشنے ہی مناسب [illegible]

## کیا اب صلح ہو گی؟

اب تک تو روسیون کی کامیابی کی امید بیڑہ بالٹک کے ساتھ وابستہ تھی سبکو یہی خیال تھا کہ جس بیڑہ کے پہنچتے ہی لڑائی کا رنگ بدل جائیگا اور فتح و شکست کے میدان مین قیامت کی کایا پلٹ ہو گی اسکی آمد آمد کی خبر سے جاپانیون کے دلون مین بھی ایک گونہ خوف سما گیا تھا وہ سمجھے تھے کہ ابتدائی جنگ سے اب تک جو نیکنامی ہمنے حاصل کی ہے اوسپر ایک ہی مقابلہ مین پانی پھر جائیگا اور روس کو ہمنے جسطرح ذلیل کیا ہے اسکے انتقام مین وہ کوئی بات اوٹھا نہ رکھیگا۔ مگر بیڑہ بالٹک کے یہان آتے ہی یہ مثل صادق آگئی ع بادل جو گرجتے ہین وہ برسا نہین کرتے۔ بالشیے کمانڈر نے خدا جانے کیا جادو سا کر دیا کہ چشم زدن مین یہ عظیم الشان بیڑہ نظر سے غائب ہو گیا۔ جس بیڑہ کے آنے کی اسقدر دھوم دھام تھی جسکی آمد پر روسیون کی فتح کا دارومدار تھا اوسکا اسقدر جلد فنا مین تتر بتر ہوجانا سراسر خلاف عقل معلوم ہوتا ہے۔ اس شکست نے روسیون کو حواس باختہ کر دیا ہے اوہنین یہ خیال تھا کہ جاپانی بہادر مین اپنی قوم پر جان نثار کرنے کے لئے دیوانون کی طرح لڑ رہے ہین آخر ایسے ہی زور مین تھ کی کھائین گے مگر اب تو اوہنین اس امر کا یقین ہو گیا کہ ہمین کسیطرح ان کے مقابلے مین سرخروئی حاصل نہین ہو سکتی۔ انکی بہادری قومی جوش پر مبنی نہین ہے اور نہ اوہنین جنگی معاملات مین وہ تجربہ حاصل نہین ہے جو ہمارے افسرون نے ہمیشہ لڑائیون مین شامل ہو کر پیدا کیا ہو مگر انکی دماغی قوت تجربہ کی بھی محتاج نہین ہے جنگی تدبیرین انکے دماغ مین بسی ہوئی ہین اور دنیا کی کوئی طاقت اوہنین۔

## جنگی معاملات مین دھوکہ

ہمین دلچسپی۔ جو روسی افسر اب تک یہ دعوے کر رہے تھے کہ جاپانی خواہ مخواہ چھوٹی چھوٹی باتون پر اترائے جاتے ہین۔ اور یہ سمجھتے ہین کہ ہم نے اس والا قدر سلطنت کو خیال کیا یا نہین اب چپ سی لگ گئی ہے سب اوہنین معلوم ہوا کہ جاپانیون کا ناز بیجا نہین۔ پورٹ آرتھر اور مکڈن مین انہون نے جو بہادری کے جوہر دکھائے اونہین نے ساری جہان کی آنکھون مین چکا چوند پیدا کر دی تھی اور گو روسی خفت مٹانے کے لئے زبان سے یہ کہتے تھے کہ ان شکستون کا ہماری عالیشان سلطنت پر کوئی اثر نہین پڑ سکتا مگر اون کے دل پر جو گذر رہی ہوگی اوسے وہی خوب جانتے ہون گے لیکن بیڑہ بالٹک کے ستیاناس کرنے مین جاپانیون نے حیرت انگیز کمال دکھایا اور اس فتح سے اوہنین جو نیکنامی حاصل ہوئی اوس کے مقابلہ مین پورٹ آرتھر اور مکڈن کی فتوحات واقعی ہیچ ہین اب وہ بڑے بڑے دعوے کرنیوالے روسی افسر کس منہ سے یہ کہین گے کہ جاپانی قبل از وقت جامہ سے باہر ہوئے جاتے ہین اب اون کے سر کسیطرح اوپر ہین اگر سچ پوچھو وہ اس قابل بھی نہ رہے کہ اپنے وطن کو شکر گذارون کو منہ دکھا سکین۔ روسی گورنمنٹ بھی عرق ندامت مین غرق ہے۔ صلح کی تحریک پر پہلو وہ ناک بھون چڑھاتی تھی اور کہتی تھی کہ ہم ایسے گئے گذرے نہین ہین جو ادنیٰ سی سلطنت کے آگے گردن جھکا کر صلح کی خواہش ظاہر کرین۔ اب تک ہم مین دم خم باقی ہے اور بہت جلد ہم دشمن کو زیر کر کے اوہنین سے صلح کی درخواست کرائین گے۔ یہ سارے دعوے بیڑہ بالٹک کے بل پر تھے مگر اسکی بربادی کی خبر نے انکا دماغ بیکار کر دیا تو باتین بنانا بھول گئے اور یہ فکر ہوئی کہ اب تو جو کچھ جلد ہو کے ہم کسیطرح ہماری جلدی سے آزادی حاصل کرین۔

## جاپان ہمارا اچھا دوست ہے

جنگ روس مین جاپانیون کو جو عزت حاصل ہوئی وہ محتاج بیان نہین مگر اوسکی پختگی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ جس نے اوسکی دوستی کا دم بھر لی کسی ایشیائی سلطنت کو یہ امید کہان ہو سکتی تھی کہ تہذیب کے پتلے یورپین اوس سے دوستانہ تعلق پیدا کرنے کی خواہش ظاہر کرین مگر واہ رے جاپانیو نہ معلوم تمنے کیا ایسا جادو پھونک دیا کہ ریاستیں سب سے بڑی سلطنت تمہاری دوستی پر ناز کرتی ہے ایک سال قبل جو قوم غیر مہذب اور وحشی تصور کیجاتی تھی ابلیہ سی کے کمال کے ڈنکے بج رہے ہین۔ جب اوسنے یہ ثابت کر دیا کہ ہم مین انسان کشی کا مادہ اہل یورپ سے کم نہین تو مہذب کہلانے کے قابل ہو گئی برٹش گورنمنٹ کی بیغرضانہ پالیسی نے اپنا رنگ دکھایا اگر اس لڑائی مین جاپانیون کو شکست ہوتی تو ہماری گورنمنٹ جاپان کا نام بھی نہ لیتی اور اب یہ حال ہے کہ اونکا درجہ بڑھانے کی نئی نئی تدبیرین دماغ کے بھیتر سے اوتر رہی ہین۔ یہ عالیشان گورنمنٹ ایک مختصر سلطنت کے ساتھ ایسے ایسے معاہدے کر رہی ہے کہ یورپ کی کسی سلطنت کو یہ فخر حاصل نہین ہے انگریزی اخبارات کی تو یہ رائے ہے کہ جو معاہدہ ہونیوالا ہے اوسمین جاپانیون ہی کا بول بالا ہوگا اور جاپان کی ترقی کا یہی حال رہا تو ہماری گورنمنٹ ایسے ایسے معاہدون پر دستخط کرنے پر راضی ہوگی جن مین زیادہ تر جاپان ہی کا فائدہ متصور ہوتا۔ معلوم جاپانیون کی بہادری نے ہماری اولوالعزم گورنمنٹ کے ہاتھ پیر کیا ہو کر نہ معلوم سراسیمگی طاری ہوتی ہے۔

# معرکۂ آرائی

## حالات بلوہ اہل ہنود و مسلمانان منڈی

چونکہ جناب نے حالات بلوہ وغیرہ لکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے اسلئے بندہ بھی ریاست حالات چشم دید اور معتبر شنیدہ جناب کو مطلع کرتا ہے۔ یہ حالات امید ہے پنجاب آبزرور میں بھی شایع ہو گئے آج سے پہلے ہی شایع ہو جاتے مگر کثرت مضامین کی وجہ سے شایع نہیں ہوئے

اس سال محرم کے موقعہ پر چند مسلمانان منڈی نے خلیفہ پیر بخش کے مکان پر مجلس ذکر شہادت کی انعقاد کی۔ جناب حسین کا ختم دیا اور سب مسلمانان منڈی کو کھانا کھلایا اور وہ قندیلین کا غذی ایک ایک بالشت کی آتشبازی وغیرہ سے مشکل روشن کرا کر اپنے گھر کے ایک کمرے میں رکھیں اور مرثیے وغیرہ رات بھر پڑھتے رہے۔ مرثیہ خوانی کی محفل سے گئے اور ... بھی وزیر صاحب ریاست سے خلیفہ ... کرلایا تھا۔ اور وزیر صاحب سے بھی اسطرح محفل کا ذکر کیا تھا دوسرے دن صبح کو ان قندیلون کو بخیال تبرک چند مسلمانوں نے قبرستان میں جو مکان متصل ہے قریباً ۵ قدم پر تھا دفن کر دیا۔ ماسوائے ... مسلمانوں کے کسی ہندو نے انکو قندیلین وغیرہ دبانے کے متعلق نہیں دیکھا۔ کیونکہ مسلمان اہل ہنود سے بہت خوف کرتے ہیں اسواسطے اونھوں نے اس امر کی نہایت احتیاط کی تھی کہ کسی ہندو کو بالکل خبر نہو۔ مگر جس وقت وہ لوگ قندیلین قبرستان میں دبا رہے تھے اسوقت ایک دھوبی کے لڑکے نے جسکا گھر قریب تھا مسلمانوں کو دفن کرتے ہوئے دیکھ لیا۔ دو روز بعد ... تھا مسلمانان تھا بلکہ ایک تیسری جلوس کی بھی بہت بڑی تھی۔ صبح کو وہ اور لڑکون سے ذکر کرتا تھا کہ رات کو مسلمانون نے کوئی پتلا لیجا کر قبرستان میں دبایا ہے۔ اسکو اہل ہنود نے سنکر شہر میں شور مچا دیا کہ رات کو مسلمانون نے جادو کرکے کوئی پتلا دبایا ہے۔ اسپر دو مسلمان شریر ون نے (جنکا نام حسینو اور قاسم ہے) ہندوون کو کہا کہ مسلمانون نے جادو نہیں کیا بلکہ تعزیہ بناکر دفن کیا ہے۔ جو ہندوون کے واسطے بہت منحوس ہوتا ہے اور ہندوون کو جہان دبایا جائے۔ تباہ کر دیتا ہے۔ اسپر وہ زیادہ بھڑکے اور انہون نے وزیر صاحب ریاست منڈی سے آکر کہا کہ سب مسلمانون کو فوراً گرفتار کرکے جیلخانہ مین قید کر دو۔ اور تعزیہ کو نکلوا کر پھنکوا دو۔ وزیر صاحب نے اول خلیفہ پیر بخش کو جسکے گھر پر یہ محفل ہوئی تھی پکڑ لیا اور اسکے بعد اور بارہ آدمیون کو جو کہ شہادت پڑھنے مین شریک تھے اونکو پکڑ کر حوالات مین دیدیا۔ تین دن تک یہ لوگ حوالات مین رہے جو تیسرے دن رہا ہوا تو وزیر صاحب نے ان کے بیانات کو قلمبند کرکے سو سو پچاس پچاس روپیہ کی حاضر ضامنی لیکر اونکو رہا کر دیا اور جہان وہ اشیا مدفون تھیں وہان پولیس کا پہرہ بٹھا دیا۔ اور مقدمہ کا فیصلہ صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر ڈی میلر (جو ایک یورپین ہین) سے کرانا مناسب سمجھا۔ پیچھے وزیر نے ہندوون سے کیگی کرکے یہ فیصلہ کیا کہ تعزیہ کو نکلوا کر اسپر مقدمہ کا ناجائے۔ اور جن جن مسلمانون نے راجہ صاحب کی طرفداری میں شہزادہ سے مخالفت کی تھی اونکو ریاست سے ہمیشہ کیلئے نکالا جا سکے۔ یعنے جب راجہ بھی سین ڈل منڈی مرا ہے تو اسکا رانی کے بطن سے کوئی جانشین نہیں تھا مرف دو لڑکے تھے ایک جو مسلمان کنچنی کے بطن سے تھا۔ دوسرا خواص زادہ تھا۔ گویا راجہ موجودہ خواص زادہ ہے۔ جب راجہ کو اصل رانی سے اولاد کی بالکل ناامیدی ہوگئی تو اسنے راجہ بھوانی سین اپنے پسر خواص زادہ کو راجہ بنانا چاہا۔ چنانچہ اوسنے ایک کاغذ لکھا کہ میرے بعد اگر اصلی رانی سے کوئی اولاد نہ ہو تو میرا بیٹا بھوانی سین جو خواص زادہ ہے صفاً گدی پر تسلیم کیا جائے۔ جب راجہ فوت ہوگیا تو اہلکارون نے جو تمام ہندو تھے بعد وزیر صاحب موجودہ کے یہ مشورہ کیا کہ کسطرح راجہ بھوانی سین کو گدی سے محروم کرین ڈرا جاتا ہے چنانچہ اونہون نے رانی کو حاملہ کرایا۔ اور گورنمنٹ کو لکھا کہ چونکہ رانی اصل حاملہ ہے اسواسطے بھوانی سین کو جانشین نہ بنایا جائے۔ اسپر مسلمانون نے اور ایک راجہ کے ماموں نے کوشش کرکے گورنمنٹ کو جتایا کہ یہ حمل راجہ کا نہیں بلکہ حمل حرام ہے چنانچہ اسکی شہادت ایک انگریز ڈاکٹر اور کرنیل رینگ صاحب نے دلائی۔ اونہون نے مسلمانون کے بیان کی تائید کی۔ اور رانی پر ایک یورپین لیڈی محافظ متعین ہوئی۔ اور ایک انگریز جو اسوقت اسسٹنٹ تھا اور ایک شریف خاندانی جو یوسف نامی تھی۔ چنانچہ پچیس ہزار روپیہ رشوت پر سمجھوتہ کر دیا۔ اور رانی کو لڑکی پیدا ہوئی اونکو مخالف ظاہر کر سکتے ہیں لڑکی پیدا ہونی ہے۔ اگر یہ کوشش نہ ہوتی تو ہندوون نے ضرور لڑکی کا لڑکا بناکر اسکے سن بلوغ تک ریاست کو غصب کرنا ہوتا۔ چنانچہ یہی انکا منصوبہ تھا جو مسلمانون نے یعنے اول خلیفہ پیر بخش دوم راجہ کا بیٹا ماموں ملیک زادہ۔ سوم فضل بخش اور چہارم غلام فرزند وغیرہ نہیں ہونے دیا۔ راجہ ... رہا تھا کہ

یہ عمل حرام کا ہے۔ اور فلاں آدمی کا ہے اور اسطرح اسکو اندر بھیجا گیا ہے۔ غرض مخالفت سے گویا اہلکار اہل ہنود ان لوگوں کے دشمن ہو رہے تھے اور کسی موقع کے منتظر تھے۔ اتفاقاً ان کو یہ موقع مل گیا۔ انہوں نے اسطرح فیصلہ کیا تو خود گورنمنٹ آپکو بری الذمہ رکھنے کی غرض سے ڈی سپلر صاحب بہادر کی زبانی کہلانا چاہا۔ ڈی سپلر صاحب بہادر چونکہ سیر اور شکار کے سوا کوئی کام انصاف کا کرنا گویا عار سمجھتے ہیں۔ یا انکو پولیٹیکل ایجنٹ کی طرف سے ہدایت ہے کہ فیصلہ اور رائے وزیر صاحب کو افضل تصور کر کے کیونکہ ہر ایک اپیل پر وہ یہی حکم لکھتے ہیں کہ جیسے وزیر صاحب منظور ہے۔ چنانچہ یہ فقرہ ریاست منڈی میں ضرب المثل ہے۔ بالکل کوئی اپیل وزیر صاحب کے فیصلہ کا منظور نہیں ہوا۔ اور جو وزیر صاحب یا دیگر اہل ہنود منڈی چاہتے ہیں وہی صاحب بہادر کرتے ہیں۔ گویا انکا ایک لکڑا آدمی ہے۔ اسواسطے انہوں نے ایسا کیا۔ چونکہ صاحب بہادر تو سیر و شکار میں مصروف مقیم پالمپور تھے۔ اور یہاں آنے کا کوئی پتہ ہی نہیں تھا۔ اسواسطے فیصلہ بھی مسلمانوں کا زیر تجویز ہی رہا۔

اتفاقاً قہر خدا زلزلہ جو ۴ اپریل کی صبح کو شاد ہوا عبرت سے شہر ویران ہو گیا۔ اور قریباً پانسو نفوس ضائع ہوگئے۔ اور قہر الہی نے زیادہ تر اہل ہنود پر برپا کیا۔ مسلمانوں کے مکان تو پھٹ گئے۔ اور چند گر بھی گئے۔ مگر صرف تین خورد سال بچوں کے سوا کسی کو کوئی ضرر نہیں تھا۔ اسواسطے ہندوؤں نے یہ خبر پاکر اور کچھ مکان گرتے دیکھ کر یہ خیال کیا کہ ضرور اسی تعزیہ کا نتیجہ ہے جسکے باعث ہماری تباہی کی نسبت مسلمانوں نے تعزیہ بناکر دفن کیا تھا۔ بس پھر کیا تھا ہندوؤں کا سارا غصہ مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا۔ چنانچہ ۱۳ اپریل کو بھی ایک عورت قریباً ۸ بجے شام کھیلنے لگی جیسے اوسمیں دیوی کی روح نے گویا حلول کیا ہے سب اہل ہنود نے اس سے دریافت کیا کہ یہ بھونچال (زلزلہ) کیونکر ہوا ہے۔ اسنے کہا کہ مسلمانوں نے جو پتلا دفن کیا ہے اسکا بدلہ ہمارے دیوتاؤں سے پاتال میں ہوتا ہے اسنے سب ہمارے دیوتاؤں کو نکال دیا۔ اور اس قطعہ زمین کو غرق کرنے والا ہے۔ پھر ہندوؤں نے اس سے کہا کہ اسکا اپائے (علاج) کیا ہو سکے۔ تو اسنے جواب دیا۔ کہ تعزیہ کو کھود کر نکالو۔ اور پھر سؤر کا لہو تمام مسلمانوں کی قبروں پر سؤر کا خون چھڑکو۔ اور تعزیہ کے ساتھ سؤر کا سر پھوک کر مسلمانوں کو گرفتار کرو۔ اور ان کے منہ میں سؤر دیکر انکو خوب سزا دو۔ (باقی آئندہ)

الراقم —— میر محمد خان انچارج سنگر کمپنی۔ ہوشیارپور

**تھی فکر یہ کہ کیا کروں جو نامدار ہوں**
**شہرت کے شہسواروں میں کیونکر شمار ہوں**
**سوچا بہت پہ کچھ نہیں آیا خیال میں**
**آخر کہا یہ دل نے کہ نامہ نگار ہوں**

واہ بیٹے واہ شاباش کیا ہی سچ کہا ہے قربان تیری اس سچائی پہ۔ آخر تو ہو مسلمان کے بچے پیر یوں نہ ہو گئے بیٹے کے۔ ہاں ہاں ضرور ضرور تمہارے والدین نے تمہاری پیدائش کے مقدمات کے سارے مشکل مرحلے اسی ارمان اور اسی امید سے پورے کئے تھے کہ تم ماشاء اللہ کسی نہ کسی روز بعد سن شعور کے پہنچنے کے پورے کر دکھاؤ گے۔ والدین کی مشقت کو خیال کر کے تمہارا اونچی ہوئی طبیعت میں اور اوس کے امنگ بھرے دل میں ضرور یہ خیال آئیگا کہ دنیا میں کچھ ایسا کام کروں جس سے میرا بھی نام ہو اور والدین کے کام کا مقصد بھی پورا ہو۔ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جیسا کہ تم اپنی خواہش رباعی میں ظاہر کر چکے ہو کہ مجھے نامور ہونے کا شوق ایک مدت سے چرا رہا تھا مگر کوئی تدبیر نہیں سوجھتی۔ آخر نامہ نگاری ذریعہ شہرت قرار دیا۔ مگر پیارے اس رباعی میں بھی تم بالکل سچ نہیں بولے۔ آخر جبلی خباثت نے کچھ نہ کچھ جھوٹ کہہ ہی دیا۔ گو ان کے سامنے بھی بچا ہی دیا۔ تمہارے سر کی قسم ذرا سچ کہنا بھلا سر کے چند لایعنی الفاظ لکھنے کے اور بھی تم کچھ کر سکتے ہو کہ لکھتے وزن سوچتے رہے کہ کیا کروں اور کن باتوں میں نامدری حاصل کروں۔ ہاں ہاں کچھ وہ کہ میں تو انگریزی میں قابل۔ فارسی تو میرے نطفہ ہی میں داخل۔ چنانچہ والد صاحب ابھی تک کچھ نہ کچھ میاں جی گیری کر کے پیٹ پال ہی لیتے ہیں۔ اور عربی میں بھی چند ماہ محنت شاقہ اور شاکر محمد مولوی بلاشہ حاصل کر چکا ہوں۔ پھر کونسی بات رہ گئی ہے کہ مجھے جھاگ نکلی ہو۔ واہ جی میاں جی کے بیٹے واہ۔ سچ کہا۔ بیشک بیشک۔ اجی جناب بہی تم کو دیکھتے ہی جانتے ہیں جیسا بولتے ہو۔ مگر بارچہ دخانوں و جینیوں کے پھر نامہ نگاری ہی کو کیوں ذریعہ شہرت بنایا۔ اور بھلا اور لیاقتیں تمہارے کس کام آئیں گی۔ جب دانت جیار کر ہزار من منہ میں ہو گئے۔ تب۔ اور وہ بھی اگر نامہ نگاری ایک مہذب طریقے سے کرتے۔ اپنی معلومات محررہ شدہ سے بذریعہ تحریر کے اسلامی دنیا کو فیض پہنچاتے

کوئی تصنیف کرتے۔ بیکار ادھر ادھر سے اخبار بینی میں ضایع کرتے تو خیر مضائقہ نہ تھا۔ مگر تم نے تو نامہ نگاری میں ان باتوں کے بجائے دل آزاری شروع کر دی ہے تمہارے خاندانی بزرگوں کی بلاؤں سے پیروں و مرشدوں کی روحیں بیزار۔ تمہاری تحریریں لغو بیکار۔ مضامین میں رذالت۔ خیال میں دنائت غرض سوا اس کے کچھ نہیں میری سنو اور عمل کرو۔ نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ان باتوں کو چھوڑو۔ نام وری سے منہ موڑو۔ شہرت کا خیال کرنا اپنے جامہ سے باہر نکلنا ہے۔ چھوٹا منہ بڑی بات نہ کرو۔ حلوا خوردن را روئے باید۔ بھلا تم کو ان باتوں سے کیا واسطہ۔ جاؤ اپنے پیٹ کی فکر کرو۔ کچھ مزدوری کر کے دو ٹکے کماؤ۔ دیکھو آج تمہارے کنبے میں کتنے لوگ فاقہ کشی کر رہے ہیں۔ گھر میں نمک نہیں ہے۔ بی بی کو تپ ہو گی بچے بھوک سے تڑپتے ہوں گے۔ [illegible] نہیں آتی۔ کیوں اپنا وقت عزیز ان لغویات میں ضایع کرتے ہو۔ تم کو قوموں کی اصلاح سے کیا کام۔ [illegible] کے دم بھرنے والے بہتیرے ہندوستان میں جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں۔ تم کچھ مفتی نہیں۔ قاضی نہیں۔ عالم نہیں۔ اے میاں جو حضرات ایسے ہیں جن کا منصب اصلاح قوم ہے۔ وہ بیچارے آفت کے مارے تو اپنے پیٹ کی فکر میں کچھ ایسے پریشان ہیں کہ نان و دامان گیر بنے پھرتے ہیں۔ پھر مبلغ علیہ السلام دکھلا کر جو مذہب چاہو اون سے قبول کرا لو۔ جو اقرار کرا لو جو فتویٰ چاہو لکھوا لو۔ غرض سب کچھ کرنے اور کہنے اور چھپنے پہ تیار و مستعد ہی ہو بیٹھے تو کیا اجارہ لیں گے۔ توبہ کرو توبہ میاں مشہور کیا تمہارے والد ماجد نے بھی کبھی نہیں سمجھایا۔ کہ

مسلمانوں کی برائی پیٹھ پیچھے کرنی بہت بری بات ہے۔ خدا کے یہاں بڑے گناہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ تم تو غالباً عربی سمجھتے ہو گے۔ سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا اور یہ جائیکہ تم نے تو اخباروں میں مسلمانوں نہیں بلکہ بزرگان دین پر غیبت کی بوچھاڑ کی ہے بھلا کوئی مسلمان ایسا بھی کرتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ پس سنو ہم براہ ہمدردی تم کو کہتے ہیں کہ اول تو نامہ نگاری میں اپنا عزیز وقت ضایع نہ کرو۔ اور اگر ایسا ہی شوق چرایا ہے تو سنجیدہ مضامین لکھا کرو۔ ان مضامین واہی اور مخرب اخلاق سے باز آؤ۔ صرف ہم ہی نہیں بلکہ ساری مہذب دنیا تم جیسے نامہ نگاروں پر قہقہہ لگاتی ہے نہیں نہیں بلکہ حیرت و نفرین کرتی ہے اور اگر گالی گفتہ ہی لینے اور سننے کا شوق ہے تو تمہارے اپنے پرائے بہتیرے ہیں انہی پر طبع آزمائی کرو۔ دوسرے شرفا اور بھلے مانسوں پر کیوں اپنا بخار [illegible] ظاہر کرنے پر ہم ایک ثالث شخص ہیں ہم کو تم نے کچھ نہیں لکھا اور نہ کہا مگر کیا کریں کہ قوم کے نوجوانوں کی یہ تضیع اوقات دیکھی نہیں جاتی اسلئے کچھ لکھدیا ہے آئندہ تم جانو۔ اور تمہارے خصم جانیں۔ میرا کیا اوکھڑ لیگا ..... ما حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس۔ در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

الراقم ——

بڑے نامہ نگاروں کا ایک بزرگ مصلح [illegible]

## اپلے اپلے مانسلا فور ہو گیا

آداب عرض ہے۔ کہئے خیریت۔ اخاہ۔ حضرت مولانا ہیں۔ الحمد للہ اچھا ہوں۔ کہئے گذشتہ ہفتہ تو آپ خوب غائب غلہ ہوئے کہئے کیسی گذری

تقریب کا حال کہہ چلو۔ کیفیت کیا عرض کروں جیسا سنتے تھے ویسا ہی پایا۔ جناب تو پہلے ہی سے خیال تھا کہیں کسی [illegible] بد معاش سے تو سامنا ہو جائے۔ اور ویسے ہی سامان بھی بھری تھیں۔ بجلی کی بتیاں کسی آفت کے پرکالہ سرخ و سفید آفتاب حسن کے ٹکڑے گویا بہت خوبصورت رخساروں [illegible] نقشے کی طرح اپنی دلفریبی اور دلربائی سے در و دیوار پر قبضہ کئے ہوئے ایک نور کا عالم پیدا کر رہی تھیں۔ جب ہم اشخاص [illegible] منزل کے قریب بیٹھے ہوئے تھے [illegible] شروع ہو چکا تھا مگر جناب علیہ الغفران [illegible] سیدھے نکڑ والے ہوٹل میں جا بیٹھے۔ چونکہ گرمی محسوس ہو رہی تھی کچھ دیر تک آرام کیا اور ایک شخص سے بانی مجلس کو اطلاع کرائی کہ قبلہ عالم بھی یہاں براج رہے ہیں۔ ذرا آئیے گا۔ جناب بانی مجلس صاحب تشریف لائے۔ با اخلاق کریمانہ بشرہ تپاک سے ملے اور نہایت عزت سے خاص پائے تخت موجودیان کے قریب ایک کرسی پر بٹھایا۔ اتفاق کہ ایک صاحبہ خوبصورت سے برابر کرسی پر بیٹھی تھیں جن کی وضع قطع بزبان حال لیکے پکار رہی کہہ رہی تھی۔ دیکھو پہچان لو میں مذکورۃ الصدر قوم سے نہیں ہوں۔ آپ سے علیک سلیک ہوئی۔ مزاج پرسی کے بعد دونوں کے دونوں چپ ہو رہے۔ کہ اتنے میں ناں خطائی بٹنی شروع ہوئی۔ ایک سرے سے بٹتے بٹتے اجناب [illegible] اور جناب کھا کر پیچھے ہٹ گئی۔ پیچھے ہونٹ کر اون صاحبہ کو دوسرے پہلو سے ہنسی شروع ہو گئی۔ غالباً انہوں نے یہ خیال کیا ہو گا کہ شاید بانٹنے والے مرض نسیان سے چپ ہے۔ زبان تک نہ ہلائی۔ بار دیگر جب کہ نانی کا دور ہوا اوس وقت [illegible] کیفیت رہی ہاں ایک نیا واقعہ ہوا کہ اون کے سامنے ایک [illegible]

خوبصورت لڑکا بیٹھا تھا جسکی شکل و صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بانی مجلس کے کسی قریبی رشتہ دار کا نور نظر ہے۔ اوسنے دیکھا کہ بانٹنے والے نے اُس غریب کو چھوڑ دیا ہے تو لڑکے کے اشارے سے بتایا کہ تم بھول گئے مگر اوس کمبخت ناتراش نے اوس لڑکے کے اشارے کی طرف کچھ توجہ نکی اوسنے پھر لڑکی سے بتایا مگر نامعقول نے پھر بھی نہ خیال کیا۔ اور یہ تمام اشارات اُن حضرت کی آنکھوں کے سامنے ہو رہے تھے جو اونہیں یقین ہوگیا کہ یہ معاملہ "لیلے لیلے ما نسا لا فورسے گھیا" کا ہو رہا ہے۔ ایک دفعہ ہی بگڑ کر اوٹھے۔ اوٹھے اور بیٹھے۔ اور غصہ کو ضبط کر کے کیسہ سے رقعہ نکالا اور بائیں طرف والے آدمی کے ہاتھ میں دیکر فرمانے لگے بھیا یہ رقعہ لو اور بانی مجلس کو کہدینا کہ فلان شخص نے رقعہ دیا ہے۔ اور اوٹھکر چلے گئے جسکے ہاتھ میں رقعہ دیا گیا قرینہ سے معلوم ہوا کہ بانی مجلس کا کوئی رشتہ دار تھے اوسنے اونکو سمجھانا شروع کیا کیوں کیوں آپ جاتے کیوں ہیں۔ نہیں نہیں جاتا ہوں۔ آپکو تکلیف تو ہوگی۔ رقعہ ضرور اونہیں دیدینا۔ آخر کچھ معلوم ہوئیگا بھی وجہ سبب۔ حضرت میں اس مجلس میں بغیر رقعہ کے تو نہیں آیا اور نہ خدا نخواستہ گھر سے بھوکا نکلا تھا۔ ایک پیالی چاے کی کوئی حقیقت نہیں مگر نظر حقارت سے دیکھکر کسی کی تذلیل کیجانے کس پاجی پنے کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ لے حضرت بانی مجلس کو کیا خبر کیا ہو رہا ہے۔ آپ ایسے کیوں خفا ہو رہے ہیں۔ وا وہ ہی ایک ہی ہوگی جب اونہیں معلوم تھا کہ ہماری قوم کے لوگ غیر لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں تو کس کمبخت نے صلاح دی تھی کہ غیروں کو اپنے مکان پر بلوا کر یوں ذلیل کریں اور پھر خصوصاً جب اس غریب لڑکے نے تین تین دفعہ اشارہ بھی کیا تو کیا یہ ذلت نہیں۔ آخر اوس مرد خدا نے سمجھایا کہ بہ حضرت خدا کے لئے معاف فرمائیے اور تھوڑی دیر جبتک مولود شریف ہو رہا ہے مجھپر کرم فرمائیے اور میری اس سفید ریش کی طرف خیال کر کے ٹھہر جائیے۔ اودھر سے ایجانب نے بھی سمجھانا شروع کیا۔ بالآخر بڑی مشکلوں سے ختم مولود تک ٹھہر گئے پھر نہیں معلوم کیا ہوا۔

اب میں سربرآوردگان قوم اور عمائدین جماعت و نیز کل تعلیمیافتہ حضرات کی طرف روئے سخن کر کے فرماتا ہوں کہ کیا افسوس کی بات نہیں۔ وہ قوم جسے دعوی ہو کہ ہم لوگ عرب ہیں عموماً انکی زبان پر ایسی نامعقول حرکتوں کے صدمے ایسا یہ فقرہ "لیلے لیلے ما نسا لا فوری گھیا" چڑھا دے۔ کیا شرم کی بات نہیں کہ اپنے ذلیل کرتوتوں کے سبب بازاری لوگوں سے کوئی لایعنی کی پھبتی کسواتے ہوں اگر ایسے دعوتی حضرات کے ساتھ اسقسم کے سلوک کئے جائیں تو چنداں موقعہ اعتراض نہیں۔ تاہم ایک مخیر مسلمان ہیکہ بغیر جس نہیں رہسکتا کہ اس معزز ہوشیار اور دار قوم کے صاف و شفاف دامن پر یہ بھی ایک بدنما دھبہ ہے جو اپنے آپ کو نہایت فخر کے ساتھ کریم النفس عربوں کی سلب سے ہونیکا دعویٰ کرتے ہوں کیا غریب اور معذور نادار مسلمانوں کے ساتھ کسی مسلمان عرب نے بھی برتاو کیا ہے۔ کیا ہم دردی اور ایثار اسیکا نام ہے کیا "انما المومنون اخوۃ" کے یہی معنے ہیں کیا تالیف قلوب اسیکو کہتے ہیں۔ واقعی تو یہ ہے کہ یہ امر "انہ عمل غیر صالح" کی تحت میں داخل ہو کر عربوں کے شہرۂ آفاق بذل و سخا پر نظر کرتے ہوئے زبان حال سے بجانے کس بات کو ظاہر کر رہا ہے۔

اب ہم امید کرتے ہیں کہ مہذب اور تعلیمیافتہ حضرات جنہیں ہمنے پہلے نمبر میں مستثنی کر دیا ہے کوشش کرینگے کہ اونکی قوم کے روشن و منور چہرہ سے یہ بدنما داغ مٹجائے

راقم

حضرت قبلہ مولانا مدظلہ العالی۔

## ہزاروں پر پانی پھر گیا

ایک انگریزی مدرسہ جسکا نام بشپ کاٹن سکول ہے اور جو کہ شملہ میں بہت عرصے سے قایم تھا بڑا قدیمی اور نامی اسکول تھا جس میں بہت دور دور کے انگریزی طلبا علم حاصل کے لئے تشریف لاتے تھے۔ اس سال بھی یہاں پر طالبعلموں کی ایک بڑی تعداد تھی۔ اس مدرسہ میں حضور لارڈ کرزن بہادر نے بھی گذشتہ سال کئی ہزار روپیہ خرچ کر کے بخوبی درست کرایا تھا۔ اور ہر شیا ضروری مہیا کی تھیں مگر افسوس کہ خدا کو منظور نہ تھا۔ قصہ کوتاہ کہ ۱۴ مئی بروز اتوار دوپہر سے جو الاؤ روشن ہوگئی آخر فایر بریگیڈ کی بڑی جانفشانی اور عمدہ کوششوں سے صرف راکھ اور کوئلوں کا ڈھیر ہاتھ آیا۔ پھر بھی شکر ہے کہ کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔ مگر شاباش ہے فائر مینو۔ تمہارے انتظام کی وہی مثل ہے کہ "شکار کے وقت کتیا ہگنیا"۔

راقم رپورٹر

# کیا خوب

میونسپل کمیٹی شملہ کا قابل تعریف انتظام ہے۔ اسکا سب سے بڑا مدعا صفائی کا ہے۔ مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ اسکا مطلب مکانات کی صفائی کرنے کا ہے یا آدمیون کی صفائی کرنیکا ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ اول تو مکان اندر سے خواہ کیسے ہی غلیظ و میلا ب ہار کیون نہون اس سے کوئی غرض نہین ہے مگر سڑک پر نشان رہنا چاہیئے۔ دوم گہرون کے اندر خواہ کیسی ہی درختون کی سیاہی کیون نہ جمی ہوئی ہو مگر باہر کی دیوارون پر سفیدی ضرور ہی ہونی چاہیئے۔ سوم مکانون کے سامنے دروازون پر کوڑے کا کتنا ہی ڈھیر کیون نہ ہو کچھ مضائقہ نہین ہے۔ چہارم آبادی کے گرد کوڑا اسوجہ سے جلایا جاتا ہے تاکہ اسکی بدبو اور گرد کے مکانون مین بخوبی طور پر کارگر ہو جائے۔ ان باتون سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمیٹی کا خیال مکانون کی صفائی نہین ہے بلکہ آدمیون کی صفائی کرنیکا ہے۔ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ افسران کمیٹی اکثر اوقات اون جگہون پر جو کہ شہر سے بہت فاصلے پر واقع ہے۔ واسطے نگرانی کے جاتے ہین۔ اور خلق خدا کو جو کہ بوقت آدہی رات کے اپنے آرام مین ہوتے ہین انکو اٹھاتے ہین۔ اور پوچھتے ہین اس گہر مین کتنے آدمی ہین۔ اگر کسی مین دو یا تین سے زیادہ آدمی نکل آئے تو شامت آگئی۔ دوسرے روز چالان ہے۔ کیا مزہ ہے کہ ایک مکان مین دو یا تین آدمیون سے زیادہ نہ رہنے پائین۔ کیونکہ ہوا خراب ہونیکی وجہ سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ غریب لوگ جن کے پاس ۵ یا ۶ بچے ہون اور اسمین دوسرا مکان لینے کی حیثیت نہو تو اونکو چاہیے کہ اپنے لڑکون ہی کی صفائی کروا لیے۔ تاکہ ہوا خراب نہو ورنہ کمیٹی کے عذابون سے مورد رہے۔ انکے لیے کمیٹی کیا ہے ایک موت کا فرشتہ ہے مگر یہ سارے قانون اور نگرانیان صرف شہر کے باہر کی آبادیون مین ہوتی ہے اور شہر مین کو جہانکی ہی نہین ملتا۔ کہ کس مکان مین کتنے آدمی ہین۔ اور گندہ صفائی ہے یہ صرف شملے ہی مین نہین بلکہ اکثر شہرون مین دیکھنے مین آتا ہے اور خاصکر کلکتہ کے بڑے بازارون اور گلیون مین تو صفائی کو بالائے طاق رکہا ہے۔ پہر کیون نہ پلیگ پہیلے کیون نہ چیچک ہو۔ راقم وہی اوپر والا۔

واشنگٹن سے ایک تازہ تار برقی موصول ہوئی ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مسٹر میئر امریکن سفیر متعینہ سینٹ پیٹرزبرگ نے آج زار روس سے زار سکو سیلو میں ملاقات کی اثنائے گفتگو میں زار روس نے ظاہر کیا کہ میں مسئلہ صلح پر غور کرنے پر رضامند ہوں۔ مسٹر میئر نے خبر دی ہے کہ زار روس کی گفتگو سے صلح ہو جانیکی قوی امید پائی جاتی ہے۔

گورنمنٹ ناروے اپنا جھنڈا آئندہ شنبہ کو قائم کریگی۔ اور اس امر کی مبارکباد میں سلامی کی توپیں سر کیجائینگی۔ کل باشندگان ناروے جو گورنمنٹ سویڈن کی ملازمت میں تھے مستعفی ہو گئے۔ شاہ اوسکر فرمانروائے سویڈن نے گورنمنٹ ناروے کیجانب سے اوس ڈپوٹیشن کے ایڈریس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جسکا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ اور ظاہر کیا ہے کہ یہ کارروائی فرو سم انقلاب پسند جماعت کی طرف سے ہے۔ اوس سے آئین سلطنت کی خلاف ورزی ثابت ہوتی ہے۔ اور یہ امر شاہ سویڈن کے خلاف ایک بین ثبوت بغاوت ہے جب گذشتہ کو بمقام سٹاکہوم پایہ تخت سویڈن [؟] لبان میں نے تخت شاہی کے قریب احتجاج کر دیا۔ سویڈن کے اخبارات ظاہر کرتے ہیں کہ گورنمنٹ سویڈن اپنے فرائض منصبی کی تکمیل کرنا چاہتی ہے۔ اور کسیکی تحریص دہکیز و ترغیب پالیسی کو نہ مانا کرے گی۔

آب دوز کشتی اے نمبر ۸ بندرگاہ پلیمتھ کے سمندر میں غوطے مارکر کل ملاحوں کے ساتھ ڈوب گئی [؟] ڈوب گئے۔ جن میں برٹش لفٹننٹ [؟] بھی تھے۔ یہ کشتی بالکل ڈوب گئی۔ صرف [؟] نشان دیتی تھی۔

ہم دنوں کیتھولک کے پیشوا پوپ نے ایک خط شہنشاہ میکاڈو جاپان کے نام لکھکر اسکا شکریہ ادا کیا ہے کہ اسنے نہ صرف رومن کیتھولک پادریوں کے لئے منچوریا میں آزادی مذہب عطا کی ہے بلکہ اور بھی رعایتیں دی ہیں۔

سینٹ پیٹرزبرگ سے روٹر کا نامہ نگار بذریعہ تار خبر دیتا ہے کہ زار روس کی جانب سے جنرل ٹریپوف کو کامل اور اعلیٰ اختیارات تفویض ہونے کے باعث موشو بریگن نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا۔ ماسکو میں مقامی انجمنوں کے اراکین کا ایک جلسہ منعقد ہونے والا ہے۔ جسکی انعقاد کی جنرل ٹریپوف نے سخت مخالفت کی تھی۔

ایک تازہ خبر ہے کہ جنرل ٹریپوف کی سخت ممانعت ہوتے ہوئے بھی ماسکو کی میونسپل کارپوریشنوں اور وکلا کا ایک جلسہ کل دن بھر جاری رہا۔ اسوقت کل سپیکروں اور مقرروں نے اس بات پر کامل اتفاق ظاہر کیا ہے کہ موجودہ جنگ کو موقوف کرنا صلح جاری کرنیکا تصفیہ اور ملک میں عمدہ نظم و نسق قائم کرنے کا کام محض رعایا کا ہے۔

سٹانڈرڈ کا قسطراز ہے کہ سلطان مراکو نے اپنے یہاں کے معاملات کو دول یورپ کی جانب کر بذریعہ کمیشن فیصل کرانیکا جو ارادہ کر لیا ہے اوسپر برطانیہ کسی حال میں عمل درآمد نکرے گا۔

واشنگٹن سے ایک تازہ خبر موصول ہوئی ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ امریکہ کے پریسیڈنٹ روزویلٹ نے ہر ایک دولت کے سفیر سے ملکر مسئلہ صلح پر کامل مشورہ کیا۔ اور اس مسئلہ پر دول یورپ کا کلی اتفاق ہے

ناروے کی پارلیمنٹ نے باتفاق رائے ایک رزولیوشن پاس کرکے گورنمنٹ سویڈن سے اپنا تعلق قطع کر لیا ہے اور ظاہر کیا ہے کہ آئندہ سے شاہ سویڈن ناروے کا فرمانروا نہیں تسلیم کیا جائیگا۔ اور کل ملکی معاملات موجودہ مجلس وزارت کے سپرد کر دئے گئے ہیں۔ ایک خط میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ شاہ آسکر اور گورنمنٹ سویڈن کے متعلق ناروے کو کسی قسم کی خصومت نہیں ہے۔ اور یہ بھی لکھا کہ شاہ سویڈن اپنی جانب سے اس امر میں مدد دیگی تاکہ اوسی خاندان کا ایک شہزادہ منتخب ہو کر ناروے کا شاہ بنا دیا جاسکے۔ شاہ سویڈن نے اس امر کی سخت مخالفت کی ہے اور بہت پر زور الفاظ میں بذریعہ تار خبر دی ہے کہ گورنمنٹ ناروے کی یہ کارروائی کسی حالت میں پسند نہ کیجاویگی۔

تازہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ روسی بیڑہ بالٹک کی گذشتہ بحری جنگ میں اصل ۱۲۰۰۰ ہزار افسر اور سپاہی مارے گئے۔ اور ۴۰۰۰ گرفتار ہو گئے۔ اور ۳ ہزار فرار ہو گئے

گورنمنٹ امریکہ نے بمقام منیلا کو اطلاع دی ہے کہ جو روسی جہازات وہاں لنگر انداز ہیں وہ نظر قید رکھے جائیں۔

روسی مقام ریگا کی پولیس نے ایک بم کے گولے کے کارخانہ کا پتہ لگایا ہے۔ اور سپاہ کی امداد سے ۵۰ گولے بھی ضبط کر لئے ہیں۔

امریکہ کے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے تمام مشورے روسی۔ برٹش۔ جرمنی۔ جاپانی سفیروں سے کو یہ مشورہ [؟] تمام صلح و امن کے متعلقہ [؟]

کٹرہ الہ آباد کے تین آدمیونکو جعلی روپیہ بنانے کے جرم مین سات سات سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

پونہ کی خبر آئی ہے کہ وہانکی فالفہ جھیل مین دو فوجی افسر لفٹنٹ چینٹ اور لفٹنٹ ڈیویز کشتی مین سیر کرتے تھے یکایک کشتی اولٹ گئی اور افسران مذکور غرق ہو گئے۔ لاشیں نکالی گئی۔

چھاونی سکندرآباد مین گورہ رجمنٹ کے سارجنٹ میجر مرفی نشانہ بندوق سے ناگہانہ قتل کیے گئے۔ قاتل اوسی فوجکا سپاہی ہسی ممتہ ہے۔ وہ پکڑا گیا۔ مقتول سے کدورت تھی

ڈاکخانہ لکھنؤ کا ایکہزار روپیہ درمیان چوک و حضرت گنج گم ہوا ۲۰۰ کا انعام مشتہر کیا گیا

کلکتہ مین دفتر ڈپٹی کمشنر کے تین کلارک ماخوذ ہین۔ ۲۰۰۰ ہزار کے دو جعلی چک چلائے تھے مقدمہ دائر ہے۔

سیتاپور سے ایک واردات تازہ کی خبر آئی ہے کہ ایک عورت اپنی خاوند کی جلتی ہوئی چتا مین کود پڑی اور ستی ہوگئی۔

پونا سے کھنبیر گھاٹی تک موٹر کار چلائین گے جہان اُمید ہے اروال تک ٹرامویز جاری کیجائینگی۔

ہائیکورٹ کلکتہ مین راجہ صاحب بنیلی پر ۲۰ ہزار کی نالش ہوئی عطریات خریدے تھے۔

گورکھپور مین شاہراہ پر خونخوار ڈاکہ پڑا۔ دو اونٹ گاڑیان۔ ڈاک گاڑی۔ بیلگاڑی لوٹ لی گئین۔

بمبئی مین خاص قانون بنانا چاہتے ہین کہ کوڑہی لوگ آوارہ نہ پہرنے پائین۔

کشمیر مین سری نگر ہائی سکول کو کالج بنانا چاہتے ہین۔ کشمیری پنڈتان ہند سے اپیل امداد کی گئی۔

رنگون مین بنیک بنگال کے ۴ دربان گرفتار تھے ہزار ہزار کے دو نوٹ گم ہوئے تھے دو کو سات سات سال قید اور ایک ایک ہزار جرمانہ ہوا تیسرے کو تین سال قید سخت کی سزا معاف ہوئی۔

چک گوپال کلکتہ کے بنگالی زمیندار کو ۴۰ مسلح ڈاکو لوٹ کر لیگئے۔ ۹ پکڑے گئے۔

کارخانہ برف کراچی مین مالک کا نوجوان لڑکا مسمی رستم جی کارخانہ کی کل مین الجھکر گیا

چندہ زلزلہ زدگان کی مجلس بنگالہ بھوراہ حال کو بند کیجاویگی۔

قندہار مین اب کی مرتبہ میوہ کی تمام فصل ماری گئی۔ سردی شدت کی ہے۔

کلکتہ کے بربو لیڈر پرتاب چندر کی وفات پر حضور لارڈ کرزن نے بھی افسوس ظاہر کیا۔

امرتسر مین ایک چواری کی بندیا ۱۲ جون کو مرگئی۔ اوس نے تمام دوست احباب کو جمع کرکے خوب جلسہ کیا۔ پانچ چھ باجے والے بلائے گئے اور بازار کا گشت کرایا گیا لوگ اوسکی نظارہ کو جوق جوق چلے آتے تھے۔ (راقم حسن)

۵ جون کو موضع بسی جو مہو سے ۵ کوس کے فاصلہ پر ہے ایک نوجوان پر شیر نے حملہ کیا۔ موضع بسی کے قریب کوئی چرواہا بکریان چرا رہا تہا۔ شیر نے آکر ایک بکری کو پکڑا۔ مگر بکری والے نے اوسکو چھوڑا لیا۔ شیر وہان سے چلا جاتا تہا۔ راستہ مین وہ نوجوان بیٹھا ملا۔ شیر نے جاکر ایک ہاتھ رسید کیا۔ اس نوجوان نے مڑکر ایک کلہاڑی ماری شیر کا ایک ہاتھ کٹ گیا۔ شیر نے نوجوان کا ایک پیر پکڑ لیا۔ نوجوان نے دونوں ہاتھوں سے شیر کا منہ پکڑ لیا۔ اور پیر کو چھوڑا لیا۔ پھر شیر نے ہاتھ پکڑا اور بہت زخمی کیا۔ مگر نوجوان نے ایک ہاتھ سے شیر کا منہ پکڑا اور ایک ہاتھ سے کلہاڑی کا مارنا شروع کی حتی کہ شیر کے منہ کا بہت سا حصہ اوڑا دیا۔ اور آخر کار اوسکو ٹھکانے سے ہی لگا دیا۔ نوجوان زندہ ہے اور آئندہ بھی زندہ رہنے کی امید ہے۔ نوجوان کی عمر قریباً ۱۸۔۱۹ سال کی ہے۔

پچھلے سال ہندی ریلون کی آمدنی سے خالص منافع ۲۰ کروڑ ۵۵ لاکھ روپیہ ہوا

لندن کے ہاوس آف لارڈز مین سفارت کابل کی کارگذاری پر تسلی ظاہر کیگئی۔ لارڈ لینسڈون نے اسکی بزور تردید کی کہ سفارت مین ناکامی ہوئی ہے۔

افواہ سنی تھی کہ ریاست بہاولپور کو گورنمنٹ عالیہ سے ۹ توپین مرحمت ہوئی ہین۔ دراصل ۹ توپین ریاست رامپور کو عطا ہوئی ہین۔

جہلم مین ایک ساہوصاحب کو ۲ سال قید سخت ہوئی۔ دیوان چند پر حملہ کیا تہا۔

جہلم مین ایک نوجوان کو ۲ سال قید ہوئی چلتی ہوئی ٹرین مین پتہر مارکر شیشہ توڑ ڈالا۔

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔